مطبوعات

جامِ سفال | از قلم محمد ابن الحسن سید۔ ناشر: یوسف اختر۔ ملنے کا پتہ: قوس کمیونیکیشنز، میاں چیمبرز۔ ٹمپل روڈ، لاہور۔ کاغذ نفیس، طباعت اصلی آفسٹ، جلد مضبوط، سرورق سادہ (لبس گویا جامِ سفال)۔ اس دلہن جیسی کتاب کی قیمت صرف -/۳۰ روپے۔

یہ کتاب ہاتھوں میں آئی اور چار سطریں پڑھیں تو وہ کیف و سرور ملا جو کبھی کبھار خود کوئی اچھی چیز لکھ کر ملتا ہے۔ باتیں ادبی اور باتوں کا مرکز وہ جوجانِ ادب ہے، جس کے شعور کے بغیر ادب پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہ پہلا ادیب، پہلا مصنّف، پہلا تخلیق کار۔ ہم جو ادب پڑھتے ہیں اس پر کبھی جنس سوار ہوتی ہے، کبھی دولت سوار ہوتی ہے، کبھی "مَیں" سوار ہوتی ہے اور مدّعا حاصل ہوتا ہے محض تفریح! اور تفریح بھی بالآخر ایسی نکلتی ہے جیسے اُسے مروڑ لگے ہوتے ہوں۔ اس گندے سمندر میں یہ کتاب ایک جزیرۂ سکون بن کر نمودار ہوئی۔

کمال ہے کہ ادب بھی پورے زور کا ہے، لفظ لفظ کشش دار، ساتھ ہی یہ خوبی کہ "ہم نے تجربات بھی چھیڑی کبھی احباب کے ساتھ ــــ پھر پھرا کر وہ اسی دردِ نہاں تک پہنچی"۔ دل و جان فدا اُس "دردِ نہاں" پر جس میں محمد ابن الحسن اور ان کے کئی ہوا خواہ شریک ہیں۔

ترجمان کے صفحات میں تبصرے بہت ہی مختصر ہوتے ہیں، خصوصاً ادبی و شعری کتب کا تو حق کیا ادا ہوگا، تلغرافی طرز کے چند کلمات کا اجمال باعثِ توہین ہی ہوتا ہوگا۔ مگر مجبوری!

معذرت کے ساتھ مصنف کے چند جملے:۔

ــــ ڈھاکہ سے مجھے ۱۹۷۱ء کے ہنگاموں کے دوران ایک صاحب نے جن کا مکان بلوائیوں نے لوٹ لیا تھا، اپنے نقصانات کے متعلق لکھا تو اُن کے خط میں ایک جملہ یہ بھی تھا:

"اِن چیزوں کے علاوہ میری بیٹی کے اسّی جوڑے جوتے بھی تھے، انہیں بھی لٹیروں نے نہیں چھوڑا۔"

— مال و زر کی محبت سے حرص بڑھ جاتی ہے، زندگی کی حرص بڑھ جائے تو دل سخت ہو جاتے ہیں، دل سخت ہو جائے تو اس میں روشنی کا گذر نہیں ہوتا۔ اُسے تم اَنا کی کھائی سے بھی تعبیر کر سکتے ہو۔ جو لوگ اَنا کی کھائی میں گر جاتے ہیں، ان کی نگاہیں کھائی کی دیوار سے ٹکرا کر بار بار اپنی جانب ہی لوٹتی ہیں۔

— مستقل گھر کسے کہتے ہیں؟ کیا بیسویں صدی ہم جیسے جلا وطنوں کے لیے گورستان کے معنوں میں مستقل گھر بن جائے گی؟

— میں سوچتا ہوں، پہاڑوں کی فصیلیں (افغانستان کے حوالے سے) ٹیکنالوجی کا راستہ نہ روک سکیں تو کیا ہوا، ہم جسموں کی فصیل بنا سکتے ہیں۔ قربانی تو بہر حال دینی ہے، وہ چاہے آزادی کے لیے جان کی ہو یا جان کے لیے آزادی کی؟

— ممتاز صوفی بزرگ شرف الدین یحییٰ منیری مکتوباتِ صدی میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: "توحید کائنات کی تجرید ہے"۔ بلا شبہ ایسا ہی ہے اور اعلیٰ شاعری اس تجرید کی زبان ہے۔ جو شاعری توحید کے ذیل میں نہیں آتی وہ میری دانست میں سراسر ہنگامی خارش زدگی ہے۔

افسوس کہ صفحات اور کاتب کی اجازت سے تجاوز کے باوجود بات بنی نہیں۔ کچھ کہہ نہیں سکا۔ اتنا ہی کہتا ہوں کہ مادہ پرستی کے خوفناک سرطان سے بچے ہوئے لوگو، اسے پڑھو! نوجوانو! اسے پڑھو! ادیبو! اسے پڑھو۔

ZIONISM AND INTERNAL SECURITY — مولفہ ڈاکٹر غلام فرید بھٹی۔ ناشر: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، ۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔ قیمت درج نہیں۔

صہیونیت نے یہودیوں کو اپنے چنگل میں لینے کے بعد پوری دنیا، خصوصاً مسلمانوں کے لیے خونخوار شکاریوں کا ایک جتھا بنا دیا ہے۔ خدا نے ڈھیل دی کہ یہ قومِ "معضوب علیہم" سرمائے، پروپیگنڈے، ثقافتی تفریحات، منشیات، سیاسی اثر و نفوذ، ملک ملک میں جاسوسی اور نت نئی سازشوں کے ذریعے کرۂ ارض کو امن و عدل سے محروم رکھ کر اپنے لیے کامیابی کی راہیں نکالے۔ صہیونیت کے اتنے وسیع گھن چکر کا نقشہ بھٹی صاحب نے صحیح مآخذ سے حاصل کر کے ملخصاً پیش کر دیا ہے۔ پوری دنیا میں خصوصاً

مُسلم ممالک میں یہودی لابی مذہبی، سیاسی، علمی اور ثقافتی دائروں میں بُری طرح خلل انداز ہے مگر یہ "محبوبے مسلمان بادشاہوں" کا یہ حال ہے کہ وہ ؏۔ "انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، دماغ میرا ہے بات اُن کی" ہمارے لوگوں نے خود ہی مذہب کے خلاف محاذ بنا رکھا ہے، خود ہی ادنیٰ سیاسی نزاعات پیدا کر رکھی ہیں۔ خود ہی درآمد کا بوجھ بڑھاتے ہیں اور عالمی قرضوں کے جالوں کے حلقے اپنے اُوپر کستے جاتے ہیں۔ صہیونی اوّلین زور اسلامی محاذ کو تباہ کرنے پر صرف کرتے ہیں تاکہ مقابلہ کرنے والی اہم ترین فورس ختم ہو جائے، مگر یہاں حال یہ ہے کہ عبرت کی آنکھ کھُلتی ہی نہیں۔

ROHINGYA MUSLIM مرسلہ محمد اقبال۔ پبلسٹی اینڈ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ، روہنگیا سولیڈیریٹی آرگنائزیشن۔ اراکان۔ برما۔

اس وقت جن خطوں میں مسلمان انتہائی مظلوم اور پریشان حال ہیں۔ ان میں سے ایک برما ہے۔ اس انگریزی پمفلٹ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو نسل پرستوں اور اہل تفریق و تعصب کے مظالم کے تحت ارتداد قبول کرنا پڑتا ہے یا مکمل خاتمہ۔

چند مطبوعاتِ "ہمدرد" ماہنامہ پیامی، کراچی۔ مدیر اُردو ایڈیشن حکیم محمد سعید صاحب۔ قیمت فی شارہ ۱۰/ روپے سالانہ ۴۸/ روپے۔ پندرہ روزہ اخبار الطب کراچی۔ چندہ سالانہ ۲۴/ روپے۔ صدر مجلس ادارت حکیم محمد سعید صاحب۔ بچوں کا ماہنامہ "نونہال" ستمبر کا خاص نمبر۔ قیمت فی شمارہ ۴/ روپے خاص نمبر ۷/ روپے۔ چندہ سالانہ ۱۸/ روپے۔

حکیم محمد سعید صاحب نے جو چشمہ ہائے فیض جاری کر رکھے ہیں سالہا سال نہ جانے لوگ کتنے خم و جام روز بھرتے ہیں۔ کاروبار بہت لوگ کرتے ہیں۔ مگر اس طرح سے خدمتِ ملت کی نئی نئی راہیں نکالنا "کارِ ہر دیوانہ نیست"۔ بلکہ یہاں تو سرے سے دیوانے ہی ناپید ہیں۔ سب فرزانے ہی فرزانے ہیں۔

"پیامی" بین الاقوامی سطح کا رسالہ ہے۔ اصل تو یونیسکو کا (COURIER) ہے جس کے تراجم دُنیا کی ۲۹ زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ اس کا اُردو ایڈیشن حکیم محمد سعید صاحب نے ۱۹۷۷ء میں نکالنا شروع کیا۔ اس میں سائنسی علوم اور ثقافتی موضوعات پر محققانہ طرز کے مقالات شائع ہوتے ہیں۔

ستمبر سنہ ۱۹۸۶ء کے شمارے میں زمین کی سائنسی کہانی بیان کی گئی ہے۔ رنگین تصویروں سے منازلِ حیات کو واضح کیا گیا ہے۔

یوں تو اسلامی دلچسپی کے متعدد موضوعات پر حکیم صاحب نے خاص نمبر بھی پیش کئے ہیں، مگر وہ ترجمہ پن جو عبارت کے بجائے نظر ہانی پس منظر میں ہے، اس کا ازالہ ہونا چاہیے —— مادہ پرست مغرب کی سائنس سے خدا، قانونِ خدا، سنت اللہ اور فطرت اللہ کی نمائندہ اصطلاحات نکال دی گئی ہیں، لہٰذا پڑھنے والا بھی اس پہلو سے خالی الذہن ہو کر پڑھتا اور سوچتا ہے۔ کسی طرح یونیسکو کے مشورے سے اس کا ازالہ ہونا چاہیے۔ چاہے یہ کام فٹ نوٹ لگا کر کیا جائے یا ایک ادارتی مضمون میں واضح کیا جائے کہ قرآنی حکمت کسی موضوع کے بارے میں کیا کہتی ہے — یونیسکو ہی سے فنڈ حاصل کر کے اس کی قیمت کم کرانی چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ پانچ روپے فی شمارہ۔ نیز اصطلاحات کی مجبوری کے باوجود زبان بہت آسان ہونی چاہیے۔

اخبار الطب میں امراض و علاج اور طریقِ تشخیص اور دواؤں کی تحقیق و ترکیب کے متعلق تازہ ترین دریافتیں، احوال، تجربات اور خبروں کے ساتھ اہم مضامین اور کالم شائع ہوتے ہیں۔

" نونہال" نے بچوں کی دنیا میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کر لیا ہے اور اس کے خاص نمبروں کو تو بڑی مقبولیت حاصل ہے۔ بچوں کے لیے رنگا رنگ مصوری کہانیاں ہیں نظمیں ہیں، ذہانت کے مقابلوں کا سلسلہ بھی ہے، اقوال اور لطیفے ہیں، طرح طرح کی مفید معلومات ہیں۔ مثلاً معلوماتِ عامہ (ص ۱۸۲) یا نہایت مفید مضمون "سیاروں کی دنیا" (ص ۱۴۳) جدید طرز کی ایک کہانی "زیرِ زمین سفر" (ص ۱۸۵) اور نمبر کی سب سے دلچسپ چیز حکیم سعید صاحب کی بچپن کی خود نوشت کہانی ہے۔ آنجناب "موت کے گولے" میں بھی موٹر سائیکل چلاتے رہے ہیں۔ اب بن بیٹھے ہیں حکیم اور دانش ور اور خادمِ ملت!

ہم ان تمام چیزوں کو محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ یہ تعمیرِ حیات، تعمیرِ علم اور تعمیرِ کردار میں معاون ہیں۔

پیارے حضورؐ مؤلف و مرتب جناب صابر قریشی - ناشر: حسنات اکیڈمی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۵۰ - قیمت: پڑھی نہیں جا سکی۔

مدیر الحسنات صابر قریشی صاحب ہمیشہ دین کی صداقتوں کو پھیلانے کی فکر میں رہتے ہیں خصوصاً انہیں بچوں کے لیے اچھا دینی لٹریچر مہیا کرنے کا خاص ذوق ہے - ان کی کتاب "پیارے حضورؐ" اسی ذوق کی آئینہ دار ہے - اس کتاب کا ایک حصہ ۱۹۷۲ء میں چھپا تھا - اب دو حصے یکجا ۸۶ء میں شائع ہو گئے ہیں - پہلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور اخلاقِ حسنہ پر مشتمل ہے - دوسرے حصے میں بچوں کے ذہنی معیار کو سامنے رکھ کر اچھے اور برے اخلاق کی تعلیم و تلقین احکام اور واقعاتی مثالوں کے ساتھ کی گئی ہے۔

اب یہ مجموعہ بچوں، کم خواندہ عوام، خواتین اور نوخیز طالبات کے لیے ایک شاندار چیز بن گیا ہے - خود خریدیے اور خاندان اور حلقۂ احباب کے بچوں تک بطور تحفہ پہنچایئے۔

(بقیہ رسائل و مسائل)

کیا ہے اس کا لفظی ترجمہ بلاشبہ یہی ہے کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور کافر کے قتل کا خون بہا مسلمان سے نصف ہے - لیکن امام ابوحنیفہ کی تحقیق پر مبنی صحیح تر مسلک یہ ہے کہ اس میں وہ کافر مراد نہیں جو ایک اسلامی ریاست کا شہری (بطور ذمی معاہد) ہے یا مستامن ہے، یعنی اجازت لے کر دارالاسلام میں داخل ہوا ہے اور عارضی طور پر مقیم ہے۔ اہل ذمہ معاہدین یا مستامنین جو غیر مسلم ہیں وہ قصاص و دیت کے معاملے میں مسلمانوں کے بالکل مساوی ہیں - میرے نزدیک یہی مسلک کتاب و سنت سے قریب تر ہے اور ہمارے ملک کی اکثریت بھی چونکہ حنفی مسلک کی پیرو ہے اس لیے قانون ملکی اس کے مطابق ہوگا۔